بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
خطبہ نمبر ۳
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم چہارشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۲۰/۵۵ | ۱۹ صلح ۱۳۴۵ ہش ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۸۵ ھ ۱۹ جنوری ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۶

اخبارِ احمدیہ

o— ربوہ ۱۸ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

o— ربوہ ۱۸ جنوری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں جاری رکھیں ⁂

o— سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل امراء اضلاع کا تقرر تا ۳۰-۴-۶۸ منظور فرمایا ہے۔ احباب نوٹ فرمائیں

شمس الدین خان صاحب امیر جماعت ہائے ضلع پشاور
ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب " " کیمل پور
" ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی " " تھرپارکر
میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ " " گوجرانوالہ
(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

o— ربوہ — محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں:۔
"ہمارے مبلغ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مقیم جرمنی کا بچہ عزیزم عبدالخبیر عرصہ سے بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے آج رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں عزیز موصوف کے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ شافیٔ مطلق اسے جلد شفائے کاملہ عطا کرے"۔

o— ربوہ — محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔
عزیزم بشیر الدین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود ہمارے ماموں کرنل تقی الدین احمد صاحب کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولود کے خادمِ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

آخری تین سورتوں کا درس اور اجتماعی دعا

یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک میں قرآن مجید کے درس کا سلسلہ جاری ہے۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری، مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مکرم مولوی ظہور حسین صاحب اپنے اپنے حصہ کا درس دے چکے ہیں۔ آجکل محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب درس دے رہے ہیں۔ آخری چار پاروں کا درس محترم مولانا ابوالعطاء صاحب دیں گے اور مورخہ ۲۹ رمضان کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ آخری تین سورتوں کا درس فرمائیں گے۔ پھر اجتماعی دعا ہوگی (ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوافل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قُرب حاصل کرتا ہے

یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے

"یاد رکھو کہ خدا سے محبتِ تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے۔ اُن کے کان ہو جاتا ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ کی یا اس کے رسولؐ کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلت ہوتی ہے۔ وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سُن نہیں سکتے، اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے۔ ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ نامحرم کی آواز سنکر بُرے خیالات کا پیدا ہونا زناء الاذن ہے۔ اسی لئے اسلام نے پردہ کی رسم رکھی ہے ... مسیح کا یہ کہنا کہ زناء کی نظر سے نہ دیکھو کوئی کامل تعلیم نہیں ہے۔ اس کے مقابلہ میں کامل تعلیم یہ ہے جو مبادیٔ گناہ سے بچاتی ہے قل للمومنین یغضوا من ابصارھم یعنی کسی نظر سے بھی نہ دیکھیں۔ کیونکہ دل اپنے اختیار میں نہیں ہے یہ کیسی کامل تعلیم ہے۔

پھر فرماتا ہے کہ ہو جاتا ہوں اس کے ہاتھ بعض وقت انسان ہاتھوں سے بہت بے رحمی کرتا ہے خدا فرماتا ہے کہ مومن کے ہاتھ بے جا طور پر اعتدال سے نہیں بڑھتے۔ وہ نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ پھر فرماتا ہے کہ اُس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ اسی پر اشارہ ہے ما ینطق عن الھوٰی۔ اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تھا۔ اور آپؐ کے ہاتھ کے لئے فرمایا ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی۔ غرض نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قُرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر من عادٰی ولیًّا فقد بارزنی بالحرب جو میرے ولی کا دشمن ہو میں اس کو کہتا ہوں کہ اب میری لڑائی کے لئے تیار ہو جا۔ حدیث میں آیا ہے کہ خدا شیرنی کی طرح جس کا کوئی بچہ اٹھا کر لے جاوے اُس پر جھپٹتا ہے۔

غرض انسان کو چاہیئے کہ وہ اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ سعی کرتا رہے۔ موت کا کوئی وقت معلوم نہیں کہ کب آجاوے۔ مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رمضان کے مہینہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکتیں اور حکمتیں وابستہ ہیں

ہمیں اس مبارک مہینہ کی برکتوں سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کرنا چاہیئے تاکہ ہم الٰہی فضلوں کے وارث بن جائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۴ دسمبر ۱۹۶۵ء بمقام مسجد مبارک ربوہ
(مرتبہ :- مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج شعبہ زودنویسی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُرنور نے مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں :-

شھر رمضان الذی انزل
فیہ القراٰن ھدًی للناس
وبینٰت من الھدٰی والفرقان
فمن شھد منکم الشھر
فلیصمہ ط ومن کان منکم
مریضًا او علٰی سفرٍ فعدۃ
من ایامٍ اُخر یرید اللہ
بکم الیسر ولا یرید
بکم العسر ولتکملوا العدۃ
ولتکبروا اللہ علٰی ما ھدٰکم
ولعلکم تشکرون واذا
سألک عبادی عنی فانی
قریبٌ ط اجیب دعوۃ الداع
اذا دعان فلیستجیبوا لی
ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون
(سورۃ البقرہ)

پھر فرمایا :-

ان دو آیات میں جو میں نے ابھی تلاوت کی ہیں اللہ تعالےٰ نے

رمضان کے روزے رکھنے کے فوائد

اور جن طریقوں سے وہ فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں ان کے متعلق ہمیں ایک حسین رنگ میں تعلیم دی ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے شھر رمضان اس مہینے کا نام اسلام سے قبل ناتق تھا اسلام نے اس مہینے کو رمضان کا نام دیا ہے اور اس نام کے اندر اتنے وسیع معانی ہمیں نظر آتے ہیں کہ دل انہیں معلوم کرکے خداتعالیٰ کے کمال قدرت کو دیکھ کر اسکی حمد کے جذبہ سے بھر جاتا ہے۔

رمضان کا لفظ

رَمَضَ سے نکلا ہے اور جب ہم رَمَضَ کے مختلف معانی پر غور کرتے ہیں تو اسکے بہت سے معنی ایسے ہیں جن کا ماہ رمضان سے تعلق واضح ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب عربی میں اَرْمَضَ الشئی کہا جائے تو اسکے معنے ہوتے ہیں اَحْرَقَہٗ اسے جلا دیا۔ اس لفظ میں سوزش کا تصور پایا جاتا ہے۔ اگر کہا جائے اَرْمَضَ الرَّجل تو اسکے معنی ہوتے ہیں اَوْجَعَہٗ اس کو دکھ پہنچایا تکلیف دی۔ جب ہم ان دو معانی پر غور کرتے ہیں تو

ہمیں معلوم ہوتا ہے

کہ ان کا ماہ رمضان سے تعلق ہے۔ اس طرح پر کہ وہ لوگ جو دینِ اسلام کے منکر ہیں یا اسلام میں تو داخل ہیں لیکن ان کے اندر روحانی کمزوری ہے۔ وہ اس مہینہ کو محض دُکھ اور درد بھوک اور پیاس اور بے خوابی کا مہینہ سمجھتے ہیں۔ انہیں اس میں کوئی فائدہ نظر نہیں آتا اور نہ ہی اس کی برکات سے وہ کوئی حصہ لیتے ہیں لیکن خداتعالےٰ کے جو نیک اور مومن بندے ہیں وہ اس مہینہ کی تکلیف کو تکلیف نہیں سمجھتے۔ رَمَضَ النَّصْلَ کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ تیر کے پھل کو، یا نیزے کے پھل کو یا چھری کے پھل کو پتھر پر رگڑ کر تیز کیا۔ مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے مومن بندے اس مہینہ کے اندر اپنے سہام اللیل یعنے رات کے تیروں کو جو دعاؤں کی صورت میں آسمان کی طرف چلا رہے ہوتے ہیں تیز کرتے ہیں اس طرح ان تیروں کا اثر اس ماہ میں بڑھ جاتا ہے اور ان کی کاٹ تیز ہو جاتی ہے۔ اور جن اغراض کے لئے ان تیروں کو استعمال کیا جاتا ہے وہ اغراض اس ماہ میں بطریق احسن حاصل ہو جاتی ہیں۔

پھر لغت میں

ترمّض الصید کا محاورہ

بھی لکھا ہے۔ یعنے جنونی شکاری شدتِ گرما کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ گرمی کے وقت اپنے شکار کی تلاش میں نکلا۔ گویا اللہ تعالےٰ کا مومن بندہ بھوک اور پیاس اور دوسری سختیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے مطلوب کی تلاش میں نکلتا ہے۔ گرمی کی شدت یا تکلیف، یا بھوک اور پیاس، یا بے خوابی وغیرہ اس کے راستہ میں روک نہیں بن سکتیں۔

اور وہ جو کچھ تلاش کرتا ہے اس کا مفہوم بھی ہمیں اسی لفظ سے ہی سمجھ میں آسکتا ہے کہ اس کا مطلوب ہرن اور تیتر کا شکار نہیں ہوتا چنانچہ الرَّمض کے ایک اور معنی عربی میں المطر یأتی قبل الخریف فیجد الارض حارّۃ محترقۃ (اقرب) ہیں یعنے وہ بارش جو گرمی کی شدت کے بعد اور موسم خزاں سے پہلے آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اور جب وہ نازل ہوتی ہے تو زمین پوری طرح تپی ہوئی اور جلی ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ بارش نازل ہوتی ہے تو اس تپش کو دور کر دیتی ہے۔ اس جلن کو مٹا دیتی ہے اور سکون کے حالات پیدا کر دیتی ہے۔

تو یہاں سے واضح ہو گیا کہ

اللہ تعالیٰ کا ایک مومن بندہ

رمضان کے مہینے میں جنونی شکاری کی طرح بھوک اور پیاس اور دوسری تکالیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے جس مطلوب کی تلاش میں نکلتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کی بارش ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس رحمت کی بارش کے بغیر میرے دل کی جلن دور نہیں ہو سکتی میرے اندر جو آگ لگی ہوئی ہے وہ بجھ نہیں سکتی جب تک کہ مجھ پر اللہ تعالےٰ کی رحمت کی بارش نازل نہ ہو۔ پس یہ تمام مفہوم لفظ رمضان کے اندر ہی پایا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ میرے بندوں کو چاہیئے کہ وہ راتوں کے تیروں (دعاؤں) کو تیز کریں اور جنونی شکاری کے جنون سے بھی زیادہ جنون رکھتے ہوئے میری رحمت کی تلاش میں نکل پڑیں تب میری رحمت کی تسکین بخش بارش ان پر نازل ہوگی اور میرے قرب کی راہیں ان پر کھولی جائیں گی۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن۔ فرمایا یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو بہت ہی برکتوں والا ہے۔ کیونکہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآنِ کریم نازل کیا گیا یا جس کے بارے میں قرآن کریم نے تعلیم دی یا جس میں قرآنِ کریم نازل ہونا شروع ہوا۔ — انزل فیہ القراٰن کے اندر

تین باتیں

بیان کی گئی ہیں :-

اوّل یہ کہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں نزول قرآن کریم کی ابتداء ہوئی۔ احادیث اور دوسری کتب (تاریخ) سے پتہ چلتا ہے کہ رمضان کے آخری حصہ میں قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا تھا۔ تو مہینے کا انتخاب اور پھر رمضان کے آخری حصہ کا انتخاب جو خدائے تعالیٰ نے کیا وہ بغیر کسی حکمت اور وجہ کے نہیں ہو سکتا۔

دوسرے انزل فیہ القرآن کے یہ معنی بھی ہیں کہ اس کے بارے میں قرآن کریم نے تاکیدی اور تفصیلی احکام نازل کئے ہیں اور جب اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں کوئی حکم تاکید کے ساتھ نازل فرماتا ہے تو اس لئے نازل فرماتا ہے کہ اس حکم کو بجالا کر بندہ اپنے رب کی بہت سی برکتوں کو حاصل کرسکے

تیسرے معنے اسکے یہ ہیں کہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں کہ بار بار سارا قرآن کریم نازل ہوتا رہا کیونکہ احادیث میں یہ امر بڑی وضاحت سے بیان ہوا ہے کہ ہر رمضان کی پہلی رات سے آخری رات تک حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نزول فرماتے اور اس وقت تک جتنا قرآن کریم نازل ہو چکا ہوتا۔ آپؐ سے مل کر اس کا دور کرتے۔ اس طرح وہ نازل شدہ قرآن آپؐ پر پھر ایک دفعہ بذریعہ وحی نازل ہوتا اور ہر سال ایسا ہوتا تھا۔

بخاری میں یہ حدیث یوں درج ہے

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اجود الناس وکان اُجود ما یکون فی رمضان حین یلقاہ جبریل وکان یلقاہ فی کل لیلۃ من رمضان فید ارسہ القرآن۔

یعنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ آپؐ کی جود وسخا کو کوئی شخص نہیں پہنچ سکتا تھا نہ پہنچا اور نہ ہی آئندہ بھی پہنچے گا۔ لیکن آپؐ کی یہ سخاوت رمضان شریف کے مہینہ میں اور بھی بڑھ جاتی۔ اور وہ اس لئے کہ رمضان میں جبریل علیہ السلام نازل ہوتے۔ فید ارسہ القرآن اور آپؐ سے مل کر قرآن مجید کا دور کرتے۔

ان دنوں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آسمان سے اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کو بارش کی طرح اُترتے دیکھتے تو آپؐ کی سخاوت اور جود وکرم میں بھی ایک تیزی پیدا ہو جاتی۔ اور آپ ان ہواؤں کی نسبت بھی جو موسلا دھار بارش لاتی ہیں زیادہ سخی نظر آتے۔

انزل فیہ القرآن فرما کر گویا یوں کہا کہ اے میرے بندو! دیکھو یہ رمضان وہ ہے کہ جب قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا تو اسی مہینہ میں شروع ہوا۔ دوسرے گیارہ مہینے بھی تو تھے ان میں بھی نازل کیا جاسکتا تھا مگر خدا تعالےٰ نے اپنی بالغ حکمت اور اپنے کامل علم کی بناء پر نزول قرآن کریم کے لئے اسی مہینہ کو چُنا۔ اور اسی میں اسکے نزول کی ابتداء ہوئی۔

پھر کتنی تاکید کے ساتھ کتنی حکمتیں بیان کرنے کے بعد اور کتنے دلائل دے کر اللہ تعالےٰ نے تمہیں یہ حکم دیا کہ رمضان کے مہینے میں روزے رکھو اور عبادات پر زور دو۔ تا الٰہی فضلوں کے تم وارث بنو۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میری نگاہ میں اس مہینے کی اتنی قدر ہے کہ میں ہر سال اس مہینہ میں جبرئیل کو بھیجتا ہوں تا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مل کر قرآن کریم کا دور کرے۔

پس ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے

تم خود اندازہ کرسکتے ہو

کہ کتنی برکتیں ہیں جن کا تعلق اس مہینہ سے ہے۔ اور تمہیں کس قدر کوشش کرنی چاہیئے کہ تم ان برکات سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کرسکو۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن جو رمضان کے مہینہ میں اُترنا شروع ہوا۔ اور پھر بار بار اس میں نازل ہوتا رہا۔ یہ کوئی معمولی کتاب نہیں جس کے لئے اس مہینہ کو چنا گیا ہے۔ بلکہ ھدًی للنّاس یہ وہ پہلی کامل شریعت ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے بطور ہدایت بھیجی گئی ہے۔

ھدایۃ کے ایک معنی اس الٰہی شریعت کے ہیں جو انبیاء اللہ اپنے ساتھ لے کر دنیا کی طرف آتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ کتاب رمضان کے مہینہ میں اُتری ہے۔ ھدًی للناس یہ تمام بنی نوع انسان کو قیامت تک بحیثیت ایک شریعتِ کاملہ فائدہ اور برکت پہنچاتی رہیگی۔

ایک معنی ھدایۃ کے یہ بھی ہیں کہ یہ کتاب بنی نوع انسان پر ٹھونسی نہیں گئی بلکہ اس میں انسانی صلاحیتوں اور استعدادوں کے مطابق لوگوں کو عبادات اور اعمالِ صالحہ بجالانے کا طریق بتایا گیا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ یہ شریعت جو انسان کے لئے نازل کی گئی ہے وہ اس کی استعدادوں، صلاحیتوں اور قابلیتوں کو مدنظر رکھ کر نازل کی گئی ہے۔ اور قیامت تک انسان میں جو جو نئی سے نئی قابلیتیں پیدا ہوتی رہیں گی وہ بھی ہم سے پوشیدہ نہیں۔ کیونکہ ہم عالم الغیب ہیں۔ اس لئے آج کے انسان سے لے کر اس آخری انسان تک جو اس دنیا میں پیدا ہوگا۔ اور مُلکِ عرب سے لے کر تمام ان ملکوں کی اقوام تک جو اکنافِ عالم میں آج موجود ہیں یا آئندہ پیدا ہوں گی ان سب کی صلاحیتوں اور استعدادوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے یہ عظیم الشان کتاب بنی نوع انسان کے ہاتھ میں دی ہے۔

تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ قرآن ہے۔ اتنا عظیم الشان قرآن کہ جس کا تعلق ہم نے ماہِ رمضان کے ساتھ بڑی مضبوطی سے قائم کر دیا ہے۔

پھر ھدًی للناس میں یہ بھی فرمایا کہ قرآن کریم صرف انسانی صلاحیتوں اور استعدادوں کے مطابق ہی نہیں بلکہ اس میں

ایک یہ بھی خوبی پائی جاتی ہے

کہ بندے کی ہدایت کو درجہ بدرجہ بڑھاتا چلا جاتا ہے کیونکہ جس طرح ایک طالب علم پہلی جماعت کا نصاب ختم کرنے کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ دوسری جماعت میں بیٹھے اور دوسری جماعت کا نصاب ختم کرنیکے بعد وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ تیسری جماعت میں بیٹھے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے جو نیک بندے ہیں جب وہ ہدایت کے ایک درجہ پر پہنچتے ہیں اور الٰہی احکام کو بجالاتے ہوئے اپنے آپ کو اس قابل بنالیتے ہیں کہ اس درجہ کی ہدایات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں تو اللہ تعالےٰ ان کے درجہ کو اور بلند کر دیتا ہے اور ہدایت کی نئی راہیں اُن پر کھولتا ہے۔ تو ہدایت کے معنوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مزید ہدایت کی جو خواہش یا استعداد پیدا ہو جاتی ہے اسکے مطابق مزید ہدایت کے سامان بھی اس میں موجود ہیں۔

پس فرمایا کہ یہ کوئی معمولی کتاب نہیں بلکہ ایسی عظیم الشان کتاب ہے کہ صرف ایک دفعہ ہدایت دے کر پھر پیچھے ہٹ کر کھڑی نہیں ہو جاتی بلکہ ہمیشہ تمہیں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ جتنی جتنی تم ایمان اور عرفان میں ترقی کرتے جاتے ہو۔ قرآن کریم تمہیں اس سے آگے ہی راستہ دکھاتا چلا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ تمہاری انتہائی منزل ابھی نہیں آئی۔ آؤ میں تمہیں اس سے بھی آگے لے جاؤں۔ پھر وہ تمہارا ہاتھ پکڑتا ہے اور اگلی ہدایات کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور اپنے قرب کی نئی راہیں تم پر کھولتا ہے۔

تو فرمایا کہ اتنی عظیم الشان کتاب کو ہم نے رمضان شریف میں نازل فرمایا ہے۔ ھدًی للناس میں

ایک بڑا زبردست دعویٰ

پیش کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ اب یہی ایک کتاب ہے جس پر عمل کرکے تمہارا انجام بخیر ہوسکتا ہے اور تم جنتِ موعودہ کو پاسکتے ہو۔

دنیا کی دوسری تعلیمیں فلسفیانہ ہوں یا مذہبی، ان کے اندر کچھ ایسی باتیں تو ضرور پائی جاتی ہیں کہ جن پر عمل کرکے ہم اس دنیا میں ترقی کرسکتے ہیں لیکن یہاں فرمایا کہ قرآن کریم کے علاوہ دنیا میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں جو انسان کی ضرورتوں کو اس طور پر پورا کرسکے کہ اسکی اخروی زندگی بھی اس کے لئے جنت بن جائے۔ یہ صرف قرآن کریم ہی ہے جسکے ذریعہ انسان کا انجام بخیر ہوتا ہے اور اسکو جنت نصیب ہوتی ہے۔

پھر فرمایا وبینات من الھدٰی یعنے جب قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لئے یہ قرآن مجید ہدایت ہے۔ اور دوسری جگہ ہمیں اسلامی تعلیم میں یہ بھی ملتا ہے کہ انسان اس دنیا میں نسلاً بعد نسلٍ ہر لحاظ سے ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اس کا علم بھی، اسکی عقل بھی اور اس کا اندازِ فکر بھی ترقی کی راہ پر چلتا چلا جائے گا۔ تو آخر ایسا زمانہ آجائے گا کہ جب انسان یا انسانوں میں سے اکثر حصہ محض دین العجائز پر قانع نہیں رہے گا بلکہ وہ کہے گا کہ ہم نے مان لیا کہ یہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے اور کہ اس پر ہمیں عمل بھی کرنا ہے لیکن ہمیں تسلی نہیں جب تک کہ ہمیں اس حکم کی حکمتیں نہ بتائی جائیں اور دلائل نہ سمجھائے جائیں وغیرہ وغیرہ گویا اس میں ایک پیشگوئی بھی مضمر تھی۔

تو فرماتا ہے کہ اس تعلیم میں جہاں جہاں دعوے پیش کیا گیا ہے اس کے عقلی دلائل بھی پیش کر دئے گئے ہیں جہاں کہیں حکم دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی اسکی حکمتیں بھی بیان کر دی گئی ہیں۔ انسانی دماغ خواہ ترقی کی کتنی منازل طے کرتا چلا جائے۔ خواہ کتنے ہی بلند مقام پر پہنچ جائے۔ بہرحال وہ قرآن کریم کا محتاج رہے گا۔

والفرقان اور اس قرآن میں ایسے نشانات اور دلائل رکھے گئے ہیں جو

حق اور باطل کے درمیان امتیاز

قائم کر دیتے ہیں حتیٰ کہ کوئی اشتباہ باقی نہیں رہتا جیسا کہ خود انہی آیات میں اللہ تعالےٰ نے قبولیتِ دعا کا ذکر کیا ہے یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے سامنے باطل ٹھہر ہی نہیں سکتا۔

الغرض اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ رمضان میں روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں کہ تم سہام اللیل (دعاؤں) کے پھلوں کو تیز کرو اور اپنے مطلوب (رضاء الٰہی) کی تلاش میں نکلو۔ پیاس اور بھوک کو برداشت کرو۔ اور بے خوابی کو خدا تعالےٰ کا فضل سمجھو۔ کیونکہ یہ ایک برکتوں والا مہینہ ہے کہ جس میں قرآن کریم جیسا کلامِ الٰہی نازل کیا گیا ہے۔ اس لئے

ومن شھد منکم الشھر فلیصمہ تم میں سے جو شخص بھی بلوغت، صحت اور حضر یہ ماہ پائے وہ اسکے روزے رکھے۔

شھد کے ایک معنی ہیں عاینہ و اطلع علیہ کہ اس کا معائنہ کیا اور اس پر اطلاع پائے۔ یعنے ہم نے جو اس روزہ کی حکمتیں بیان کی ہیں۔ اگر تم ان کا اچھی طرح مطالعہ کرو اور ان پر اطلاع پاؤ تو پھر تمہیں اس ماہ کے روزے پوری طرح اور مقررکردہ

شرائط کے مطابق رکھنے چاہئیں بلکہ تم خود بخود اسکے روزے رکھو گے سوائے اسکے کہ کوئی روحانی کمزوری تم میں موجود ہو۔

آگے فرمایا یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ

یہ جو تنگیاں تمہیں نظر آتی ہیں

کہ صبح سے شام تک کھانا پینا چھوڑنا جس کی وجہ سے بھوک اور پیاس لگتی ہے۔ پھر سخت گرمی کے موسم میں اور سخت سردی کے موسم میں کچھ اور تکالیف پیش آتی ہیں۔ فرمایا یہ جو تکالیف تمہیں پیش آتی ہیں یہ محض عارضی اور وقتی ہیں۔

اتنا پیارا خدا اتنا پیارا رب جسنے قرآن کریم جیسی اعلیٰ تعلیم تم پر نازل کی اور بے شمار دنیوی نعمتوں سے تمہیں محض اپنے فضل سے نوازا وہ ہرگز پسند نہیں کرے گا کہ وہ تمہیں ان تکالیف میں اسلئے مبتلا کرے کہ تا تمہیں دُکھ پہنچائے۔ نہیں بلکہ وہ تو تمہارے لئے آسانی پیدا کرنا چاہتا ہے کیونکہ اگر تم اِن خفیف سی وقتی تکالیف کو برداشت کرلوگے تو ان کے بدلے میں وہ تمہیں وہ انعام اور اکرام بخشیگا کہ انہیں پاکر تمہیں یہ دُکھ، دُکھ ہی نظر نہ آئے گا۔ پھر فرمایا ولتکملوا العدۃ اسکے ایک معنے تو یہ ہیں کہ ہم نے تم پر روزے فرض کئے تو یہ حکم بھی دیا کہ سارے رمضان کے روزے رکھو تاکہ تم اس کی گنتی کو پورا کرو۔ اگر صرف یہ حکم ہوتا کہ روزے رکھو تو کوئی بیس دن کے روزے رکھتا۔ کوئی دس دن کے اور کوئی رمضان کے مہینے میں رکھتا کوئی دوسرے مہینوں میں۔ پس ہم نے رمضان میں روزے رکھنے کا اسلئے حکم دیا تاکہ امتِ مسلمہ ساری کی ساری اس

سارے مہینے میں روزے رکھے

اور ان اجتماعی برکات سے فائدہ اٹھائے جو اجتماعی عبادات سے تعلق رکھتی ہیں۔

دوسرے اسکے معنی یہ ہیں اور یہ زیادہ لطیف ہیں کہ جو زندگی تمہیں دی گئی ہے اسے تم پورا کرو۔ اس کا کمال تمہیں حاصل ہو۔ اس میں اس طرف ہمیں بتایا کہ اگر کسی شخص کے پاس مثلاً سَو روپیہ ہے۔ اگر اس میں سے بیس روپے گُم ہو جائیں یا چوری ہو جائیں اور باقی وہ خرچ کرے تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ اسنے تمام سَو روپیہ خرچ کیا ہے کیونکہ اسکے پاس خرچ کرنے کے لئے تو صرف اسّی روپے رہ گئے تھے سَو کا سَو روپیہ وہی خرچ کرتا ہے جس کے پاس وہ سَو کا سَو روپیہ موجود بھی ہو۔

فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک کو ہم نے

ایک پیمانہ کے مطابق عُمر

دی ہے۔ اور ہم نے تم پر دینی فرائض اسلئے واجب کئے ہیں تاکہ تم اپنی عمر کو پوری طرح گزار سکو اور اس کا کوئی لمحہ ضائع نہ ہو۔ ایک شخص کی عمر سَو سال ہو اس میں سے ۲۰ سال اسنے دنیا کی لہو ولعب میں ضائع کر دئیے ہوں تو حقیقتاً اسنے سَو سال کی زندگی نہیں گزاری کیونکہ بیس سال اسنے مُردہ ہونے کی حالت میں گزارے ہیں۔ سَو سال کی عمر پانے والا سَو سال کی زندگی اسی صورت میں صحیح طور پر گزارتا ہے جس صورت میں کہ اسنے ساری زندگی اپنے اللہ کی اطاعت میں گزاری ہو۔ جس شخص نے اپنی زندگی کے چند لمحات یا زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے پہلوتہی کرتے ہوئے۔ اس سے مُنہ موڑتے ہوئے نیک نیتی اور اخلاص کو بالائے طاق رکھتے ہوئے گزارا ہو اسکی عمر کا وہ حصہ ضائع ہوگیا۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ اسنے اپنی پوری عمر جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی تھی وہ حقیقتاً اسنے اس دنیا میں گزاری کیونکہ یہاں کی پیدائش کا ایک مقصد ہے اور جو حصہ عمر اس مقصد کے خلاف خرچ ہوتا ہے وہ عمر ضائع جاتی ہے۔

پس فرمایا کہ اگر تم ماہِ رمضان کی برکات سے پوری طرح فائدہ اٹھانا چاہتے ہو اور اسکے لئے اپنی عمر کو خرچ کرتے ہو تو دیگر برکات کے علاوہ تمہیں

ایک یہ برکت بھی حاصل ہوگی

کہ تمہیں اللہ تعالیٰ دوسری نیکیاں کرنے کی بھی توفیق دے گا۔ اور اس مہینہ کے بعد جو گیارہ ماہ اور تمہاری زندگی میں آنے والے ہیں وہ بھی حقیقی معنے میں تم خدا کی راہ پر خرچ کرنے والے ہوگے۔

"تو جو شخص رمضان شریف کو نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ گزارتا ہے تو بقیہ سال کے گیارہ مہینوں میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کی توفیق پاتا ہے۔ اور اس طرح اسکی ساری زندگی نیکیوں میں گزرتی ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ اسنے اپنی ساری عمر اس مقصد کے لئے گزاری جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا تھا۔

ولتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مہینہ میں مَیں تم پر اتنی روحانی نعمتیں اور برکتیں نازل کروں گا کہ تم اپنے آپکو مجبور پاؤ گے کہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اعلان کرتے پھرو۔ اور پھر تم قربانی کے ہر موقع کو تکلیف اور دُکھ نہیں سمجھو گے بلکہ فضلِ الٰہی جانو گے ولعلکم تشکرون اور یہ فضل تم پر اسلئے بھی نازل ہوں گے کہ تمہارے دل اسکے شکر سے بھر جائیں اور جس مومن کا دل اسکے شکر سے بھر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک نہ ختم ہونیوالا سلسلہ اور دَور اسکے لئے شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے لئن شکرتم لأزیدنکم یعنے میرا شکر کرو گے تو مَیں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔

پس جب اللہ تعالیٰ کا انعام نازل

اسلئے کہ اسنے ہماری حقیر سی کوشش کو قبول فرمالیا تو اسکے نتیجہ میں ہمارے دل میں شکر کے جذبات پیدا ہوئے فرمایا لأزیدنکم کہ میں تمہیں اور نیکیوں کی توفیق بخشوں گا۔ پھر اسکی وجہ سے اور شکر کے جذبات پیدا ہوں گے۔ گویا اس طرح ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اسی تسلسل اور مخلصانہ نیت کی وجہ سے اخروی زندگی محدود اعمال کے باوجود ابدی زندگی ہو جائے گی۔

پھر فرمایا۔ واذا سألک عبادی عنّی فانی قریبٌ کہ جب مَیں نے اپنے بندوں کو یہ بتایا کہ تم پر بڑے انعامات نازل ہوں گے بڑا فضل نازل ہوگا اور تم خدا کے مقرب بن جاؤ گے تو اسپر میرے بندے کہیں گے کہ ہمارا رب تو محض کبریائی ہے محض پاکیزگی ہے۔ رفیع الدرجات ہے۔ تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے کمالِ تام اسی کو حاصل ہے۔ اور

وہ اتنا ارفع اور اعلیٰ ہے

کہ اسکی رفعتوں تک ہمارا تخیل بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی اسکی رفعتوں کی کوئی انتہاء ہے لیکن جب ہم اپنے کو دیکھتے ہیں تو اپنے کو خطا کار گنہگار اور نہایت ضعیف پاتے ہیں۔ اس طرح ہمارے درمیان اور ہمارے رب کے درمیان لامتناہی فاصلے پائے جاتے ہیں۔ کیا ہماری حقیر کوششوں کے نتیجہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے؟

فرمایا۔ جب میرے بندے تجھ سے اس معاملہ کے متعلق سوال کریں تو تم انہیں کہدو کہ بیشک تم کمزور بھی ہو۔ تم گنہگار بھی ہو۔ تم خطا کار بھی ہو۔ مَیں تمام بلندیوں کا مالک اور تمام رفعتیں میری طرف ہی منسوب ہوتی ہیں لیکن میری ایک اور صفت بھی ہے اور وہ یہ کہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا (سورہ الزمر) کہ اگر مَیں چاہوں تو مالک یوم الدین ہونیکی وجہ سے اپنے بندوں کے تمام گناہوں کو بخش بھی دیا کرتا ہوں اور جب گناہ میری مغفرت کی چادر کے نیچے چھپ جائیں تو پھر میرے اور تمہارے درمیان جو گناہوں کے فاصلے ہونگے وہ مٹ جائیں گے اور مَیں خود آسمانوں سے اُتروں گا اور تمہارے قریب آجاؤں گا۔ اور تمہیں اپنا مقرب بنالوں گا۔

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان اور اسکی علامت یہ ہوگی کہ تم دعا کرو گے تو مَیں اسے قبول کرلوں گا تاکہ دنیا یہ نہ کہہ سکے کہ تمہارا یہ دعوےٰ کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کا جو قرب حاصل ہے وہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی برکت سے حاصل ہوا ہے۔ یہ محض تمہارے مُنہ کی باتیں ہیں۔ اس قرب کی دلیل مہیا کرنے کے لئے مَیں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا تاکہ دنیا یقین کرلے کہ تمہارا یہ دعویٰ کہ تم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو۔ واقعی سچا ہے۔ اگر تم گریہ زاری اور عجز و انکسار اور تذلل کے ساتھ میرے سامنے جھکتے رہو گے تو دنیا اجیب دعوۃ الداع اذا دعان کے نظارے بھی دیکھتی چلی جائے گی۔

دعا اور قبولیتِ دُعا

کے متعلق ہمیں یہ یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ ہمارا رب ہماری دعائیں قبول کرتا ہے لیکن اپنے فضل اور اپنی مرضی

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ ہمارا غلام ہے (نعوذ باللہ من ذٰلک) اس کا فرض ہے کہ ہماری دعا کو اس رنگ میں قبول کرے جس رنگ میں کہ ہم چاہتے ہیں لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ وہ تو تمام طاقتوں کا مالک ہے اور وہ محض اپنے فضل سے نہ کہ ہماری کسی خوبی کی وجہ سے ہمارے لئے قرب کی راہیں کھولتا ہے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ چونکہ وہ علام الغیوب ہے۔ ہم نہیں جانتے مگر وہ جانتا ہے کہ جو دعا ہم اپنے لئے جس رنگ میں مانگ رہے ہیں وہ ہمارے لئے اچھی بھی ہے یا نہیں۔ تب بعض دفعہ وہ ہماری دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے ہمارے لئے خیر کی راہیں اس طرح کھول دیتا ہے کہ جو ہم نے مانگا تھا وہ نہیں دیتا اور جو ہم نے نہیں مانگا تھا وہ ہمیں دیدیتا ہے۔

پھر وہ ہمارے اخلاص اور محبت کے دعویٰ کی آزمائش بھی کرتا ہے کہ کیا ہم اپنے دعوے میں سچے بھی ہیں یا نہیں۔ پھر بسا اوقات ہماری دعا اور قبولیتِ دعا کے درمیان بڑا زمانہ گزرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہینِ احمدیہ میں اسکے متعلق

ایک بڑا لطیف نوٹ

دیا ہے۔ فرمایا:۔

"غرض ایسا ہوتا ہے کہ دعا اور اسکی قبولیت کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ابتلاء بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دینے ہیں مگر مستقل مزاج، سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے تو اسکے بعد نصرت آتی ہے اور ان ابتلاؤں کے آنے میں پھر یہ ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے۔"

پھر فرمایا فلیستجیبوا لی کہ دعا کا نشان دیکھ کر مومن بندوں کو یقین کرلینا چاہیئے کہ مَیں نے جو احکام بھی ان کے لئے آسمان سے نازل کئے ہیں وہ ان کی بہتری کے لئے ہی ہیں۔ ولیؤمنوا بی چاہیئے کہ وہ میری توحید پر ایمان لائیں اور میری صفات کی معرفت حاصل کریں اور تخلق باخلاق اللہ کی طرف وہ متوجہ ہوں اور اسکی توفیق انہیں صرف اسی صورت میں مل سکتی ہے۔ لعلھم یرشدون کہ وہ ہدایت پر استقامت سے قائم ہو جائیں۔

رشد کے معنے ہیں نیکیوں پر دوام۔ اور یہ بڑی ضروری چیز ہے۔ جو شخص چند روزہ نیکیوں کے بعد پھر اپنی زندگی کا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی بغاوت میں گزارتا ہے وہ اسکے فضلوں کو کبھی حاصل نہیں کرسکتا۔ اسکے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے رشد کی ضرورت ہے اور رشد کے معنی عربی زبان میں یہ ہیں کہ ہدایت پاگیا اور اس پر قائم رہا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے تمہارے لئے ہدایت کے سامان بھی مہیا فرمائے ہیں اور پھر تم ماہ رمضان میں قبولیتِ دعا کے نمونے بھی دیکھتے ہو لیکن اگر تم مستقل طور پر میری اطاعت کو اختیار نہیں کرو گے تو میرے فضل بھی تم پر مستقل طور پر نازل نہیں ہوں گے اور نہ ہی تمہارا انجام بخیر ہوگا۔ انجام بخیر اسی کا ہوتا ہے جو اپنی زندگی کے آخری سانس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان دو چھوٹی سی آیات میں جو حکمت اور ہدایت کی باتیں بتائی ہیں اس سے جو نتیجے نکلتے ہیں ان میں سے:۔

اوّل تو یہ ہے کہ رمضان شریف کا قرآن مجید کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے اسلئے رمضان شریف میں تلاوت قرآن مجید بڑی کثرت سے کرنی چاہیئے۔ ہمارے بعض بزرگ تو ایسے بھی گذرے ہیں جنہوں نے اپنی ساری عمر میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے جمع کرنے میں گذار دیں۔ لیکن جب رمضان آتا تو وہ حدیث کا سارا کام بستوں میں لپیٹ دیتے اور کہتے کہ اب یہ قرآن مجید پڑھنے کا مہینہ ہے۔ حتیٰ کہ ان میں سے کئی ایک تو ایک ایک دن میں قرآن کریم کا دور ختم کرتے یعنی رمضان شریف کے ایک مہینے کے اندر وہ تیس دفعہ قرآن کریم کو پڑھتے

دوسری بات یہ کہ جب قرآن ھدی للناس ہے۔ اور اس میں بینات ہدایت بھی درج ہیں۔ اور پھر وہ الفرقان بھی ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم تلاوت کرتے ہوئے قرآن کریم کی

آیات پر غور کریں

اور فکر اور تدبر سے کام لیں اور ساتھ ہی دعا بھی کریں کہ اے اللہ! ہمیں علم قرآن عطا کر اور اس کے حقیقی معنے سمجھا۔

تیسری بات جو بیان ہوئی ہے۔ وہ فلیصمہ ہے۔ کہ اس مہینے کے روزے رکھے۔ یہ ایک حکم ہے۔ کسی کو سمجھ آئے یا نہ آئے اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ مسلمان کا اتنا تو ایمان ضرور ہوتا ہے کہ قرآن کریم کو اللہ تعالےٰ نے نازل فرمایا ہے۔ اور اس میں روزے رکھنے کا حکم ہے۔ اسلئے روزے رکھنے چاہئیں

چوتھی بات یہ کہ جو شخص سفر پر ہو۔ یا بیمار ہو تو وہ اتنے دن کے روزے بعد میں رکھے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ جو سفر پر ہو۔ یا بیمار ہو اور وہ روزے نہ رکھ سکے تب وہ ان روزوں کو پورا کرے۔ تو ان الفاظ سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص غلطی سے بیماری میں روزہ رکھ لیتا ہے یا سفر میں روزہ رکھ لیتا ہے۔ تو قرآن کریم کی اس آیت پر تبھی وہ کاربند رہ سکتا ہے کہ ان روزوں کے باوجود کسی اور وقت میں روزے رکھے۔ کیونکہ قرآن کریم نے تو یہ کہا ہی نہیں کہ روزے چھوڑیں تب اور وقت میں روزے رکھو۔ قرآن کریم نے تو صرف یہ فرمایا ہے کہ جو دن رمضان کے ایسے آئیں جنمیں تم بیمار ہو یا سفر میں ہو تو ان دنوں کے روزے تم نے دوسرے دنوں میں رکھنے ہیں۔ مگر یہاں جو بھی نہیں بننا چاہیئے بات یہ ہے کہ سفر کے متعلق بعض لوگ کہہ دیتے ہیں "جی آجکل تو سفر کا بڑا آرام ہے ریل میں بیٹھے اور جھٹ وہاں پہنچ گئے" لیکن اگر روزہ رکھنا عبادت ہے۔ تو عبادت خواہ جو بھی ہو۔ اسے ہم نے اسکی

پوری شرائط کے مطابق

ادا کرنا ہے۔ مثلاً قرآن کریم کا پڑھنا۔ نوافل ادا کرنا، رات کو جاگنا دن کو بھوکے اور پیاسے رہنا۔ پھر بری عادتوں کو چھوڑنا اور کئی نیکیاں کرنا کا اپنے رب سے وعدہ کرنا۔ وغیرہ کئی چیزیں ہیں جن کا تعلق رمضان کے مہینے سے ہے۔ سو اگر رمضان کی عبادت کا حق ہم نے ادا کرنی ہے تو یقینی بات ہے کہ چاہے ریل کا سفر ہو۔ یا ہوائی جہاز کا ہم اس عبادت کا سفر میں یا بیماری میں کما حقہ ادا نہیں کر سکتے۔ ایک شخص بیماری کیوجہ سے مثلاً نوافل ادا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی وقت کو دعا کرنے کا موقع پاتا ہے۔ تو اس طرح اس نے اس عبادت سے پوری طرح فائدہ نہ اٹھایا صرف بھوکا پیاسا رہنا ہی تو روزے کا مقصد نہیں کہ صبح صبح کسی کو اسکے گھر والے اٹھائیں۔ یا سوتے کو اسکے منہ دودھ کا پیالہ یا ہارلکس کا ایک گلاس ڈالدیں اور پھر وہ لیٹ جائے۔ اور سارا دن سوتا ہے۔ اور پھر شام کے وقت اس کو افطاری کے لئے اٹھا دیا جائے یہ کوئی روزہ نہیں نہ یہ رمضان کی عبادت کہلائیگی بہرحال بہانہ بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ کسی طرح روزے کو چھوڑ دیا جائے۔ بیماری کے متعلق تو بہانہ بنانا آسان ہے اس لئے

بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے

یہ صرف ڈاکٹر ہی فیصلہ دے سکتا ہے۔ کہ یہ بیماری ایسی ہے کہ جس کی وجہ سے روزہ چھوڑا جائے۔ بعض بیمار ایسے ہوتے ہیں کہ بظاہر چنگے بھلے معلوم دیتے ہیں چلتے پھرتے بھی ہیں لیکن ڈاکٹر یہ فیصلہ دیدیتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ مثلاً ایک شخص بلڈ پریشر کا بیمار ہے۔ اور ڈاکٹر کے نزدیک اس کا روزہ رکھنا اسکے لئے خطرناک ثابت ہو حالانکہ وہ چلتا پھرتا ہوگا۔ باتیں بھی کرتا ہوگا۔

اسی طرح بعض ایسی بیماریاں بھی ہو سکتی ہیں کہ ڈاکٹر یہ فیصلہ دے۔ کہ اس بیماری میں روزہ رکھنا مضر نہیں بلکہ مفید ہوگا۔

پس ہمیں بہانہ بنا کر روزہ نہ چھوڑنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ سے تو کوئی چیز مخفی نہیں۔ اور نہ کسی کی حالت چھپی ہوئی ہے۔ ہم اس کے ساتھ فریب یا چالاکی سے کام نہیں لے سکتے۔

دعا ہے

کہ اللہ تعالےٰ ہمیں رمضان سے جو کل شروع ہوگا اور اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق بخشے اور جب اس کی رحمت جوش میں آئے، تو ہمارے گناہوں کی طرف وہ نہ دیکھے۔ بلکہ اپنی رحمت کے جوش میں ہم پر رحمت کے بعد رحمت، فضل کے بعد فضل اور برکت کے بعد برکت نازل کرتا چلا جائے۔ اور وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی عبادت پر استقامت کے ساتھ قائم رہیں اور ہمیں ثبات قدم عطا فرمائے۔ اور ایک دفعہ ہمارے دلوں میں اپنی محبت کی چنگاری جگا کر پھر اسے

کبھی نہ بجھنے دے

بلکہ یہ آگ بڑھتی ہی چلی جائے۔ اے اللہ ایسا ہی کر! آمین۔

سونے کی گولیاں۔ جنرل ٹانک

پیشاب کے جملہ امراض۔ فاسفیٹ، یوریٹ، البیومن اور شکر کے لئے مفید ایک ماہ کورس ۱۲ روپے

زوجام عشق: قوت وطاقت کا خزانہ روغن سم الفار۔ محنت شاقہ سے تیار کر کے شامل کیا گیا ہے۔ ایک ماہ کورس چودہ روپے (۱۴/- روپے)

نوابی گولیاں: قوت وطاقت کا شاہانہ نسخہ ایک ماہ کورس تیس روپے۔ (۳۰/- روپے)

ملنے کا پتہ: طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

ترمیم

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور کے ایڈ لون مشتہر شدہ ٹنڈروں میں لفظ "BSS" کے بعد لفظ "ASTM" پڑھا جائے۔ ٹنڈر نمبر 65۔ P6/411/04 AID LOAN NO 070 جو ۷ فروری کو مطلوب ہیں (سلی کون رکٹیفائر معہ ٹرانسفارمر اور ہیڈ ٹائپ گلوٹین شیئرنگ مشین) P6/414/04 ایڈ لون نمبر ۶۵-۰۷۰ جو ۷ فروری ۱۹۶۶ء کو مطلوب ہیں (فورس بلو تر ۵۰ سی ایف ایم کی گنجائش ویکیوم ایگزاسٹر وایکٹر بلو ٹرز ہارس پاور) 65 (AID LOAN NO 070) P6/106/04 (RE-ADV) جو ۱۰ فروری ۱۹۶۶ء کو مطلوب ہیں (ہائیڈرالک سپرنگ بکلنگ پریس) 65 (AID LOAN NO 070) P6/180/04 (RE-ADV) جو ۱۵ مارچ ۱۹۶۶ء کو مطلوب ہیں (آئل انجن چیز ٹیسٹنگ) P6/418/04 (ایڈ لون نمبر ۰۷۰) 65 جو ۱۷ مارچ ۱۹۶۶ء کو مطلوب ہیں۔ ٹینسل ٹیسٹنگ مشین ۲۰ ٹن کی گنجائش والی سکریونگ مشین وشیئرنگ مشین) اور 65 (AID LOAN NO 070) P6/417/04 جو ۱۸ اپریل ۱۹۶۶ء کو مطلوب ہیں (نٹ خود جنگ مشین ونٹ اور ساکٹ ٹیپنگ مشین)

IKF(L)92 (66)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی۔ ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو درج ذیل ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں۔

	ٹنڈر نمبر مع مختصر تشریح بابت سٹورز اور مقدار	قیمت ٹنڈر فارم اور ڈاک خرچ (ناقابل واپسی)	فروختگی کی تاریخ	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	P7/105/C/H-64				
۱۔	ایم ایس اینگلز اینڈ چینلز = ۱۴۳۳ ہنڈرڈ ویٹ	۱۶/۰۰ روپے	۱۸ جنوری ۶۶ء تا ۷ فروری ۶۶ء	۸ فروری ۶۶ء ۸ بجے دن	۸ فروری ۶۶ء ۸½ دن
	[redacted]				
۲۔	PIC/275/1-65 درجہ اول کے ڈبوں کے بیت الخلاؤں کے لئے فٹنگ والو = ۸۰۴ عدد	۱۰/۰ روپے	۱۹ جنوری ۶۶ء تا ۱۴ فروری ۶۶ء	۱۵ فروری ۶۶ء ۸ بجے دن	۱۵ فروری ۶۶ء ۸½ بجے دن
۳۔	PIC/98/-65 کڈز سائکل اور کوچنگ کے مختلف اقسام اور سائزوں کے سپرنگز = ۲۸۵۰ عدد	۱۰/۰ روپے	۲۰ جنوری ۶۶ء تا ۱۸ فروری ۶۶ء	۱۹ فروری ۶۶ء ۸ بجے دن	۱۹ فروری ۶۶ء ۸½ بجے دن

۲۔ ڈرائنگز/سپیسی فیکیشنز (اگر مطلوب ہوں) تو درخواست گزارنے پر دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز سے آئٹم ۲ اور ۳ کیلئے بالترتیب ۱/۲ اور ۱۲/۰۰ روپے کے عوض مل سکتے ہیں۔

۳۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی کے دفتر سے تمام ایام کار ماسوائے جمعہ ۹ بجے اور ۱۲ بجے دوپہر کے درمیان مذکورہ قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر مل سکتے ہیں۔ ڈاک پوسٹل آرڈرز چیکس، بنک ڈرافٹس گارنٹی بانڈز، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے عوض میں قابل قبول نہ ہوں گے۔ صرف انہی ٹنڈر فارموں پر دی گئی پیشکشوں پر غور کیا جائے گا۔ ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

IKF(L)94

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مِثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مِثل نمبر ۱۸۰۲۱:۔ میں محمد یونس خان ولد محمد یٰسین خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم پیدائشی احمدی ساکن نیروبی ڈاک خانہ نیروبی صوبہ کینیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میں وقتی طور پر ملازمت کرتا ہوں جس سے ماہوار تنخواہ تین صد پچھتر شلنگ ۳۷۵/- SH ہے۔ میں تازندگی اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: محمد یونس خان پوسٹ بکس ۵۵۴ نیروبی مشرقی افریقہ۔

گواہ شد:۔ نورالحق انور کینیا۔ نیروبی مشرقی افریقہ

گواہ شد:۔ محمد یٰسین خان نیروبی۔

مِثل نمبر ۱۸۰۲۲:۔ میں بیگم بی بی بیوہ رحیم بخش قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت سال ۱۹۱۵ء ساکن اوکاڑہ ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ جولائی ۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ صرف زیور ۶ بالیاں اور ایک انگوٹھی وزنی تین تولے ساڑھے پانچ ماشے مالیتی تقریباً چار صد روپیہ اور نقد مبلغ چار صد روپیہ ہے۔ یعنی کل مالیت -/۸۰۰ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری خوراک کا خرچ میرا لڑکا ادا کرتا ہے اور مجھے زنانہ امراض کے معمولی علاج معالجہ سے مبلغ -/۱۶ روپیہ ماہوار کی آمد ہوتی ہے اس آمد کا دسواں حصہ باقاعدہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دیا کروں گی۔ اگر میری وفات پر مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ بیگم بی بی بیوہ رحیم بخش۔

گواہ شد: بشیر احمد ولد رحیم بخش پسر موصیہ

گواہ شد:۔ محمد بشیر لطیف ولد شیخ رحمت اللہ

مِثل نمبر ۱۸۰۲۳:۔ میں سلطان احمد ولد علی گوہر صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالنصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ ہماری جائداد بصورت مکان واقعہ گولبازار ربوہ ہمارے والد اور بھائیوں میں متنازعہ ہے اور معاملہ فیصلہ کے لئے دارالقضاء میں ہے فیصلہ ہونے پر جو حصہ جائداد مجھے ملے گا یا آئندہ جو جائداد میں پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت نومبر ۱۹۶۵ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد سلطان احمد ولد علی گوہر گولبازار ربوہ

گواہ شد:۔ محمد عالم باڈی گارڈ ولد میاں غلام حسین

گواہ شد:۔ محمد اکمل قریشی ولد قریشی حافظ محمد حسین گولبازار ربوہ

مِثل نمبر ۱۸۰۲۴:۔ میں ناصرہ مجتبیٰ بنت غلام مجتبیٰ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد -/۱۳۱ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔

الامۃ:۔ ناصرہ مجتبیٰ ۲۷ بلاک سرگودھا۔ ایم ای گرلز ہائی سکول۔

گواہ شد:۔ محمود احمد وود ڈسپنسری ہال بلاک نمبر ۱۲ سرگودھا۔

گواہ شد:۔ محمود احمد اختر سیکرٹری تعلیم۔

مِثل نمبر ۱۸۰۲۵:۔ میں عبداللہ ولد اللہ دتہ صاحب قوم جنجوعہ پیشہ عارضی ملازمت عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ززگڑی ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت ایک مکان پختہ مالیتی -/۱۵۰۰ روپے نقد میرے پاس مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد مبلغ -/۱۰۰ روپے پر ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:۔ محمد عبداللہ

گواہ شد:۔ محمد اسحٰق ولد محمد عبداللہ ززگڑی ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: عبدالرشید خادم ولد محمد عبداللہ سیکرٹری وصایا ززگڑی ضلع گوجرانوالہ

مِثل نمبر ۱۸۰۲۶:۔ میں اللہ رکھی زوجہ میاں محمد عبداللہ پیدائشی احمدی ساکن ززگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری موجودہ جائداد میرا مہر مبلغ -/۲۰۰ روپے ہے جو میں وصول کر چکی ہوں۔ میں اپنی موجودہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ میں نے حقِ جائداد ادا کر دیا ہے

الامۃ:۔ اللہ رکھی زوجہ محمد عبداللہ

گواہ شد:۔ عبدالرشید خادم سیکرٹری وصایا ززگڑی۔ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ خاوند موصیہ۔

مِثل نمبر ۱۸۰۲۷:۔ میں طالعہ بی بی بیوہ محمد شریف قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۸/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ تھا۔ میرا خاوند ۱۹۴۷ء میں شہید ہو گیا تھا۔ حق مہر کی رقم واجب الادا تھی۔ میرا زیور کوئی نہیں۔ مجھے میرے بیٹے محمد صدیق کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

ربنا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ طالعہ بی بی

گواہ شد: محمد صدیق معرفت خواجہ محمد عبدالمجید امور عامہ۔ ربوہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ مربی

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ الفضل ربوہ

مینیجر

سے

خط و کتابت

کیا کریں۔

دعائے مغفرت

نصیر احمد صاحب بانی آف سیالکوٹ حال کراچی کی اہلیہ جو گذشتہ دنوں چولھے سے جل گئی تھیں ۱۲ دن ہسپتال میں بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے تین لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(منیر الدین احمد مبلغ مشرقی افریقہ)

۲۔ میری پھوپھی جان مکرم بیگم بی بی صاحبہ آف خوردم گوجرہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۵ء (بمطابق ۵ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ) کو ۱۰۱ سال کی عمر میں اپنے گاؤں میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد نواز مومن۔ ربوہ

ایک دوست کو ربوہ میں رہائش کے لئے کوٹھی مکان یا زمین کی ضرورت ہے۔ گولبازار کے نزدیک یا دارالصدر غربی میں ہو تو زیادہ مناسب ہوگا۔ ویسے ہر جگہ زیر غور لائی جا سکتی ہے۔ جو دوست فروخت کرنا چاہیں۔ وہ مہربانی کرکے جلد از جلد جگہ کوائف سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ تخمینہ قیمت سے بھی مطلع فرمائیں۔

خاکسار کیپٹن محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں

عید مبارک کیلئے

عطاران مشرق رجسٹرڈ ربوہ

کے مایۂ ناز تحفے

۱۔ روغن سرسوں کچی گھانی فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ (خوشبودار)

۲۔ روغن آملہ۔ فی شیشی ایک روپیہ دس آنہ

۳۔ خورشید ہیئر آئل۔ متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ بالوں کے لئے بہت مفید قیمت اڑھائی روپے

مضر صحت اجزاء سے بکلی پاک۔ مکمل گارنٹی کیساتھ

سٹاکسٹ: ۱۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

۲۔ نوید جنرل سٹور گولبازار ربوہ

افروڈور

جرمنی کی ایک نادر دوائی!

ذہنی پریشانی، کام کرنے کو جی نہ چاہنا، ذہنی کھچاؤ چڑچڑا پن، جلد غصہ آجانا، ذہنی انتشار، جلد تھک جانا بے حد کمزوری، مردانہ بانجھ پن

کیلئے

جرمنی کی بنی افروڈور گولیاں بے حد مفید ہیں استعمال کے ایک ہفتہ بعد آپ اپنے اندر ایک غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے۔ ۵۰ گولیوں کی قیمت علاوہ محصولڈاک پندرہ روپے۔

شفا میڈیکو

سوداگران انگریزی ادویات چوک میوہسپتال لاہور فون نمبر ۶۲۷۹۳/۳۲۱۱۱

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی، دیار، کیل، پڑتل، چیل، کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن — ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۲۶۱

سٹار ٹمبر سٹور — ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور

لائلپور ٹمبر سٹور — راجباہ روڈ لائلپور فون نمبر ۸۰۸

ہمیشہ اپنی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ (مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

ولادت: خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱/۱/۶۶ بروز اتوار دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ظفر اللہ صابر تجویز ہوا ہے۔ تمام احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین صحت اور عمر پانیوالا بنادے۔ (عنایت اللہ صابر کارکن نظارت بیت المال ربوہ)

ہوالشافی

طاقتور دوائیں TONICS

بے بی ٹانک کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے ... ۳

برین ٹانک دماغی تھکان اور حافظہ کی کمزوری کیلئے ... ۳

جنرل ٹانک دماغی اور اعصابی کمزوری کیلئے ... ۴

سپیشل ٹانک جسمانی کمزوری اور کمی خون کیلئے ... ۵

سپیشل کورس خاص کمزوری کا خاص علاج ... ۱۰

ری جووی نیٹنگ کورس

(REJUVENTING COURSE)

سپیشل کورس سے بھی بہترین نسخہ ... ۳۰

سپیشل ری جووی نیٹنگ کورس ہمارا آخری نسخہ ... ۵۰

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

نور کاجل

جو عید کے موقعہ پر آپ کے بچوں اور عزیز و اقارب کیلئے بہترین تحفہ ہے۔ جس کے استعمال سے آنکھیں خوبصورت چمکدار اور صحتمند رہتی ہیں۔ اپنے گھر میں ایک شیشی ضرور موجود رکھیں۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

ربوہ میں

دواخانہ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

کی شاخ کھل گئی

حب الٹھرا — اور

دوسری دوائیں

اب آپ کو مقررہ نرخوں پر یہیں سے مل سکتی ہیں

فہرست ادویہ مفت حاصل کریں

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ ربوہ

توکّل علی اللہ کے صحیح مفہوم کو سمجھو اور اُس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو

پوری کوشش کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو گے تو ضرور کامیاب ہو گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ توکل علی اللہ کا صحیح مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پوری تدبیر کے بعد خدا پر بھروسہ کرنے کا نام توکل ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نے خدا کے سپرد کام کر دیا اور اس کے یہ معنے نہیں کہ خود کام کرنا چھوڑ دیں تو پھر اس کے کیا معنے ہوئے؟ اس کے لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے سپرد جو کچھ کیا جاتا ہے وہ کام کا انجام اور نگرانی ہے۔ یہ غلط ہے کہ کام ہی خدا کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو کچھ سپرد کیا جاتا ہے وہ نگرانی ہوتی ہے اور کوشش کرنا انسان کا کام ہوتا ہے دیکھو جب کسی جرنیل کے سپرد فوج کی جاتی ہے تو اس کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ سپاہی اپنے گھروں کو چلے جائیں اور صرف جرنیل دشمنوں کا مقابلہ کرے یا اگر مریض کسی ڈاکٹر کے سپرد کیا جاتا ہے تو ڈاکٹر کا یہ کام نہیں ہوتا کہ خود اس کے لئے دوائی تلاش کرتا پھرے اور مریض کے لواحقین بے فکر ہو کر بیٹھ رہیں اسیطرح جب کسی وکیل کے سپرد مقدمہ کیا جاتا ہے تو مقدمہ والا بے فکر ہو کر گھر میں اس لئے نہیں بیٹھا رہتا کہ سب کام وکیل خود ہی کر لے گا۔ غرض دنیا میں تمام کام جب کسی کے سپرد کرتے ہیں تو یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ نگرانی کرے گا۔ اسیطرح جب خدا تعالےٰ پر توکل کرتے ہیں تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ نگرانی خدا تعالےٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ اور جب توکل کے یہ معنے ہوتے تو لازماً دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ جس کی نگرانی میں کوئی کام دیا جائے اس کی ہدایات بھی مانی جائیں مثلاً جب ڈاکٹر کے سپرد مریض کیا جائے تو جو کچھ ڈاکٹر کہے وہ مانا جاتا ہے اسیطرح جب وکیل کے سپرد مقدمہ کیا جائے تو جو کچھ وہ اس کے متعلق کہے ماننا ضروری ہوتا ہے اسیطرح جب خدا تعالےٰ کے سپرد کام کیا جاتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ جو باتیں خدا تعالےٰ کہے گا وہ مانیں گے اور جو اسباب مہیا کرنے کا حکم دے گا۔ وہ مہیا کریں گے۔ یہ دوسرا حصہ توکل کا ہوتا ہے تیسری چیز یہ ہے کہ جس کے سپرد کوئی کام کرتے ہیں اس پر اعتماد رکھتے ہیں اور بغیر اعتماد کے توکل نہیں ہو سکتا مثلاً ڈاکٹر کے سپرد مریض کریں۔ لیکن ڈاکٹر کا نسخہ اس خیال سے استعمال نہ کریں کہ ممکن ہے اس کا خراب اثر ہو یا کسی وکیل کے سپرد مقدمہ کریں اور وہ کہے کہ فلاں [illegible] لاؤ تو اس ڈر سے نہ لائیں کہ ممکن ہے وکیل اسے ضائع کر دے تو نہ مریض کو فائدہ ہو سکتا ہے اور نہ مقدمہ کرنے والے کو۔ پس تیسری بات توکل کے لئے یہ ضروری ہے کہ کامیابی کی امید ہو۔ مایوسی نہ ہو۔

یہ تینوں حصے توکل کے اگر مسلمانوں میں پیدا ہو جائیں تو یقیناً ان کے لئے کامیابی ہے یعنی خدا تعالےٰ کے سپرد اپنے کام کر دیں۔ خدا تعالےٰ سے ہدایتیں چاہیں شیطان اور طاغوت سے مشورہ طلب نہ کریں۔ پھر خدا تعالےٰ کی دی ہوئی عقل سے کام لیں۔ شریعت نے جو گُر بتائے ہیں ان پر عمل کریں پھر امید نہ چھوڑیں۔ یہ باتیں پیدا کر لیں تو پھر دیکھیں کس طرح آناً فاناً ان میں تغیر پیدا ہوتا ہے۔

میں اپنی جماعت کو خصوصیت سے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ توکل کے صحیح معنے سمجھیں ان پر عمل کریں اور یقین رکھیں کہ جب انھوں نے اپنے کام خدا تعالےٰ کے سپرد کر دیئے تو وہ تمام دنیا سے کبھی نہیں ہار سکتے۔ کبھی نہیں ہار سکتے۔ کبھی نہیں ہار سکتے۔ اگر وہ خدا تعالےٰ پر توکل رکھیں تو ضرور کامیاب ہونگے اور خدا تعالےٰ مسلمانوں کو بیدار کرنے کا کام ان سے کرائے گا۔ بے شک ہم کمزور ہیں ہماری مالی حالت کمزور ہے ہم جو کچھ کماتے ہیں خالص ضروریات زندگی پر خرچ کر کے باقی جو کچھ بچتا ہے دین پر لگا دیتے ہیں۔ اس طرح ہمارے مال کا آخری پیسہ تک دین کے لئے خرچ ہو رہا ہے مگر جس خدا پر ہمارا توکل ہے۔ وہ ہر بات کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ جب چاہے اور جو چاہے کر سکتا ہے پس اصل چیز اس پر توکل اور بھروسہ ہے اس کے احکام کے مطابق کام کرو تو ضرور کامیاب ہو جاؤ گے خدا تعالےٰ کے فضل سے اسلام تمہارے ذریعہ ترقی کرے گا اور جو قومیں اس وقت سست اور غافل ہیں وہ چالاک اور ہوشیار ہو جائیں گی اور جو سوئی ہیں وہ بیدار ہو جائیں گی اور جو مری ہوئی ہیں وہ زندہ ہو جائیں گی گے"

(الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۶۳ء)

جموں کا سول سکرٹریٹ جل کر تباہ ہو گیا

کمشنر کا دفتر اور پانچ دوسری عمارتیں بھی جل گئیں

جموں ۱۸ جنوری۔ مقبوضہ کشمیر کے سرمائی صدر مقام جموں میں پرسوں زبردست آتشزدگی سے سیکرٹریٹ، کمشنر کا دفتر فنانس کارپوریشن کا دفتر اور اس سے ملحقہ پانچ عمارتیں جل کر تباہ ہو گئیں۔ ان عمارتوں میں سرکاری دفاتر تھے۔ آگ پانچ گھنٹے تک جاری رہی اور اس پر فوج کی مدد سے بڑی مشکل سے قابو پایا جا سکا۔

سرکاری طور پر نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آگ لگنے کی وجوہ کیا ہیں۔ سول و فوجی حکام یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آگ اتفاقی حادثہ کا نتیجہ ہے یا کسی نے جان بوجھ کر سرکاری دفاتر نذر آتش کر دیئے ہیں۔

آگ علی الصبح لگی اور پلک جھپکنے میں پھیل گئی۔ سیکرٹریٹ میں کام کرنے والے افسر اور کلرک اور دوسرے لوگ باہر سڑک پر جمع ہو گئے۔ اور فائر بریگیڈ کو اپنی مدد کے لئے طلب کیا۔ شہر کے تمام انجن موقع پر پہنچ گئے لیکن ایک گھنٹے کے اندر اندر موقع پر موجود حکام کو اس بات کا اندازہ ہو گیا کہ وہ شہری فائر بریگیڈ کی مدد سے آگ پر قابو نہیں پا سکتے چنانچہ فوجی حکام سے رابطہ قائم کیا گیا جنہوں نے فوری طور پر کارروائی کی۔

پولیس اور فوجی دستے نے متاثرہ علاقہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے اور جلی ہوئی عمارتوں اور بچے کھچے سامان اور سرکاری فائلوں کی حفاظت کر رہی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ جموں کے سرکاری دفاتر میں اتنی بڑی آتشزدگی کا واقعہ ہوا ہے۔ پچھلے سال سری نگر کے سیکرٹریٹ میں بھی اسی قسم کا واقعہ ہوا تھا اور اس موقع پر بھارتی حکام نے الزام لگایا تھا کہ آتشزدگی حریت پسندوں کی تخریبی کارروائیوں کا نتیجہ ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جموں مقبوضہ کشمیر کا سرمائی دارالحکومت ہے اور سرکاری دفاتر ان دنوں جموں میں ہی ہیں۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ تلطف عزیزم چوہدری محمد احمد منیر صاحب بی اے۔ ابن محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بہلول پور کا نکاح عزیزہ نسیمہ اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب نائب امیر گوجرانوالہ سے بعوض حق مہر پانچ ہزار روپیہ پڑھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہمہ جہت بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(صلاح الدین احمد مشیر قانونی و ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی بڑی لڑکی امۃ اللطیف اہلیہ محمد داؤد صاحب ابن ماسٹر محمد اسماعیل صاحب مرحوم میو ہسپتال لاہور میں مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۶۶ء کو وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر اور متکفل ہو۔

(احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل)

درخواستِ دعا

میری بھابی جان اہلیہ نصیر احمد صاحب آف گوجرانوالہ کچھ عرصہ سے درد گردہ کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے

(ایم۔ ایس۔ اختر۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴